صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 6 جولائی 2020ء بمطابق 14 ذی القعدہ 1441 ہجری، بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ O وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(ترجمہ): جو کوئی اللہ سے ملنے کی توقع رکھتا ہو (اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے ہی والا ہے، اور اللہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے۔ جو شخص بھی مجاہدہ کریگا اپنے ہی بھلے کے لیے کرے گا، اللہ یقیناً دنیا جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے اُن کی برائیاں ہم ان سے دُور کر دیں گے اور انہیں اُن کے بہترین اعمال کی جزا دیں گے۔ و آخِرُ الدَعوٰانا أنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ اگر کسی آنریبل ممبر کے پاس ماسک نہیں ہے تو اسمبلی سٹاف سے کہہ کر آپ ماسک منگوا سکتے ہیں، کہتے ہیں کہ ٹیبل پر موجود ہے وہ جو گیلریز میں ہیں وہ بھی دیکھ لینا، ادھر بھی ہیں، ویسے ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کونسچنز آور: جی سردار صاحب، مائیک کھولیں جی، سردار صاحب کا مائیک کھولیں۔

سردار رنجیت سنگھ: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میرے تمام کولیگز اور اسمبلی کے ممبران اور سارے لوگ چونکہ یہ جانتے ہیں کہ تین تاریخ کو ٹرین کا ایک سانحہ پیش آیا اور میں چاہوں گا کہ جو لوگ سکھ کمیونٹی سے اس میں شہید ہو گئے ہیں، اگر آپ دو منٹ کے لئے ان کے لئے خاموشی اختیار کریں اور اس کے بعد مجھے موقع دیا جائے تو پھر میں اس پہ بات کر لوں۔

جناب سپیکر: دو منٹ کی خاموشی اختیار کریں سارے۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی گئی)

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار رنجیت سنگھ: بہت شکریہ سپیکر صاحب، جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ مورخہ 3/7/2020 کو ہمارے کچھ سکھ یاتری جو کہ گردوارہ سوچا سودا میں اپنی زیارت کے لئے جا رہے تھے اور وہاں پہ ان کی کوسٹر کا ایکسیڈنٹ ایک ٹرین کے ساتھ ہوا جو کہ ہماری سکھ کمیونٹی کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور ساتھ ساتھ آپ تمام ممبران کو بتا تا چلوں کہ ان 72 سالوں میں ہماری سکھ کمیونٹی جن کو میں کہتا ہوں کہ بہت Lucky رہی، ہمارے ملک میں بہت ساری آفات آئیں، ان سے ہم محفوظ رہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس بات پہ لیکن اس سال 2020 میں بہت ساری آفات پوری دنیا میں بھی آئیں اور ہمارے ملک میں بھی کورونا اور بہت مختلف شکلوں میں یہ مسائل ہمارے پورے لوگوں کے لئے پیدا ہوئے جناب سپیکر، پوری دنیا میں اس وقت جہاں جہاں ہم بہت چھوٹی کمیونٹی ہیں، بہت کم لوگ ہیں، جہاں جہاں ہماری سکھ کمیونٹی بیٹھی ہے وہ بہت دکھ سے ہیں کہ ہمارے اس حادثے کے اندر جس کوسٹر کے اندر 26 سے 27 لوگ سوار تھے، اس میں سے 22 لوگوں کی Death ہو گئی ہے، وہ وہاں پہ شہید ہو گئے۔ میں آپ کو بتا تا چلوں کہ اس حوالے پہ میں سب سے پہلے تمام ان ممبران کا، تمام ان پارلیمانی لیڈرز کا، ان تمام ڈیپارٹمنٹس کا جس میں پولیس ڈیپارٹمنٹ، WSSP کے اہلکار، ہمارے جتنے اے سیز، کمشنرز، تمام لوگوں نے میرے ساتھ بہت زیادہ، بہت زیادہ، بہت زیادہ Cooperate کیا، میرے جتنے کولیگز ہیں، وہ سب لوگ اس طرح آئے

ہمارے پاس جیسے ان کے گھر کی یہ میتیں تھیں، بہت اچھے طریقے سے، ہمیں کسی سے کوئی گلہ شکوہ کچھ نہیں، منسٹر صاحبان آئے، فیڈرل گورنمنٹ سے لوگ آئے، وہاں سے منسٹرز آئے، سب کا اس فلور پہ میں اپنے محلہ جوگن شاہ بھائی جوگا سنگھ کی سنگت اور پاکستان کی سکھ سنگت کی طرف سے آپ سب کا پہلے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے غم کو اپنا غم سمجھا اور آپ ہمارے ساتھ شامل رہے لیکن میں ساتھ ساتھ اس اسمبلی فلور پہ یہ بات بھی ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ جن کا حق بنتا تھا انہوں نے ہمیں نہ کوئی تعزیتی پیغام بھیجا جن کی طرف سکھ کمیونٹی آنکھیں بچھائی بیٹھی ہیں کہ ابھی شیخ رشید صاحب ان کا ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ ہمارے لئے کوئی بیان دیں گے، کوئی تعزیت کا پیغام بھیجیں گے، تمام لوگوں کی طرف سے لوگ آئے لیکن جن کا حق بنتا تھا، ہم اپنے منہ سے تو انہیں نہیں کہہ سکتے لیکن ان پہ یہ بات فرض ضرور تھی کہ وہ کم از کم کوئی پریس کانفرنس کر لیتے، کوئی ہمارے لئے تعزیتی پیغام بھیج دیتے، اپنا کچھ نہ ہوتا کسی پرنسل سیکرٹری کو ہی بھیج دیتے کہ اسلام آباد سے نورالحق قادری صاحب اٹھ کے آرہے ہیں، سینیٹر عطاالرحمن صاحب ہمارے لئے آرہے ہیں، جن کا کام ہے آپ کیوں نہیں آتے، آپ کیوں نہ کوئی پیغام بھیجتے؟ اس کے لئے ہمیں بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جناب سپیکر، حادثہ تو ہو گیا، لوگ چلے گئے، یہ کمی کبھی بھی پوری نہیں ہو سکتی، میں گورنمنٹ سے ان شہداء کے لئے، ان شہداء کے لئے، میں نے آپ کا بالکل شکریہ ادا کیا، میں By name ہر جگہ کر رہا ہوں کہ جو کولیگز آئے ہیں، آپ سب ہمارے پاس آئے ہیں اور اس میں میرے کہنے کو آپ حکومت اور اپوزیشن کی طرف نہ لے جائیں، یہ گلہ ہے، ہم بہت تھوڑے سے لوگ ہیں، آپ آئے ہیں ہمارے سر آنکھوں پہ آئے ہیں، ہم آپ سے یہ نہیں کہہ رہے کہ آپ نہیں آئے لیکن جن کا فرض بنتا تھا ان کا بھی یہاں پر آنا بہت ضروری تھا۔ اجمل وزیر صاحب آئے ہیں، ان سے بھی ریکویسٹ کی کہ یہاں پہ کوئی ایک شہادت نہیں ہے، کسی فیملی میں سے کوئی ایک لوگ نہیں جن کو نہیں پتہ، میں بتاتا چلوں کہ پورے خاندان ختم ہو گئے ہیں، ایک ایک فیملی کے سات ممبرز، چھ ممبرز، پانچ ممبرز اس سے کوئی کم نہیں ہیں کہ جو پوری ایک فیملی ختم نہ ہوئی ہو اس میں، تو میں چاہتا ہوں کیونکہ مجھ سے بہت سارے سینیئرز یہاں پہ بڑے لوگ مجھے پتہ ہے کہ وہ میری آج آواز بنیں گے، سکھ کمیونٹی کا ساتھ دیں گے اور وہ کھڑے ہو کے ان کے مطالبات بھی پیش کریں گے، میں اس کے لئے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order, please; order, please.

سردار رنجیت سنگھ: اس کے لئے، اس کے انتظار میں، مجھے ایک منٹ ضرور دیجئے گا۔۔۔۔

Mr. Speaker: House in order, please.

سردار رنجیت سنگھ: میں چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا کے سی ایم صاحب، جو شہداء ہیں ان کے لئے شہداء پیکج کا ضرور اعلان کریں کیونکہ آپ کو میں بتاؤں کہ وہاں پہ گود کے بچے ہیں جو پورے گھر میں صرف وہ رہ گئے ہیں، نہ ان کی ماں رہی، نہ باپ رہا اور نہ کوئی بہن بھائی رہا، اس میں ایسے لوگ ہیں جس میں ایک بیٹا رہ گیا ہے اور ان کے چھ چھ لوگ جا چکے ہیں، اس لئے میں آپ سے پہلا مطالبہ یہ کرتا ہوں کہ گورنمنٹ فوری طور پہ ان کے لئے شہداء پیکج کا اعلان کرے کیونکہ پاکستان کی جو سکھ کمیونٹی ہے، ہم سے بہتر طریقے سے آپ لوگ جانتے ہیں کہ ملک پاکستان میں جب بھی کسی قسم کی کوئی آفات آئیں، کوئی مشکلات آئیں تو اتنی سی کمیونٹی نے بڑھ چڑھ کے حصہ لیا، چاہے وہ رمضان کا مہینہ ہو، چاہے وہ کوئی آفات ہوں، چاہے وہ فلڈز آئے ہوں، انہوں نے اپنا سیوا مکمل کیا، آج گورنمنٹ کا ٹائم ہے، آج وہ لوگ ہیں، میں تمام سکھ کمیونٹی کی طرف سے آپ کے آگے ایک مطالبہ رکھتا ہوں کہ ان کے لئے سی ایم صاحب فوری طور پہ شہداء پیکیج کا اعلان کریں اور ساتھ ساتھ جو سب سے ضروری بات ہے، اگر ہماری کوئی اموات ہو جاتی ہیں، کسی کی Death ہو جاتی ہے، ہماری رسومات کے مطابق انہیں سنسکار کیا جاتا ہے، شمشان گھاٹ لے جایا جاتا ہے، گورنمنٹ نے اے ڈی پی میں ہمارے لئے سکیم ضرور رکھی ہے دو سال سے، ہمارے وزیرزادہ صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں، ایڈوائزر ٹو سی ایم، وہ بھی بخوبی جانتے ہیں، نہ وہ زمین خرید سکے اور نہ میں خرید سکا، نہ روی کمار خرید سکا کیونکہ ہمارے لئے پالیسی آپ نے ایسی رکھ دی ہے کہ جائیں پہلے اپنے لئے زمین ڈھونڈیں پھر لوگوں سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہم نے یہاں پہ مردے جلانے ہیں، وہ کہتے ہیں بھاگ جاؤ یہاں پر ہم آپ کو مردے جلانے کے لئے زمینیں نہیں دے سکتے، اس طرح ہمیں نظرانداز کیا جاتا ہے، یہ تو دو سال کی بات ہے اور اگر یہی پراسیس رہی تو مجھے پتہ ہے رنجیت سنگھ تو اس اسمبلی فلور میں نہیں ہو گا، اگلے بیس سالوں میں بھی کوئی آ کے یہ شمشان گھاٹ نہ بنا سکے گا اور نہ خرید سکے گا۔ میری ریکویسٹ ہے کہ حکومت کے پاس سرکاری زمینیں پڑی ہیں، فوری طور پہ جہاں جہاں ہندو، سکھ کمیونٹی رہ رہی ہیں، ان تمام اضلاع میں جہاں پہ شمشان گھاٹ نہیں ہیں ہمیں فوری طور پہ ان دس دن کے اندر ہمارے شمشان گھاٹ کا بندوبست کرایا جائے جس کے لئے ہم تین تین سو گاڑیاں لے کر کبھی اٹک جاتے ہیں، خیرآباد میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار رنجیت سنگھ: اور ڈیرہ اسماعیل خان سے میت اٹھا کے سات گھنٹے میں وہ کوہاٹ پہنچ کر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, Ranjeet Singh Sahib, thank you. Law Minister, to respond, please.اس پہ ڈیبیٹ نہ کریں،ان کا جواب لے لیں، جی لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): آنریبل مسٹر سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مطالبے ان کے آ گئے ہیں۔اچھا ذرا سن لیں۔

وزیر قانون: ایک تو سر، بہت زیادہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: یہ ایک ٹریجک واقعہ ہے جو اس دن پیش آیا ہے اور اس میں ہمارے صوبے کے زیادہ لوگوں کی اس میں فوتگی ہوئی ہے اور اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے، تو یہ ہمارے لئے سر، بہت زیادہ ایک دردناک ایکسیڈنٹ تھا، بہت زیادہ ایک دردناک واقعہ ہے اور صوبائی حکومت کی طرف سے بلکہ میں کہوں گا کہ پورے ہاؤس کی طرف سے کیونکہ ہمارے اپنے لوگ ہیں، اگر دنیا کی کسی اور جگہ بھی ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے تو تب بھی انسان ہمدردی، انسانی ہمدردی کی بنیاد پہ کرتا ہے لیکن یہ تو ہمارے اپنے لوگ ہیں تو ہم ہمدردی بھی رکھتے ہیں اور ہم ان کے غم میں بھی برابر کے شریک ہیں اور دو تین باتیں سردار صاحب نے کی ہیں، وہ اس کے اوپر ضرور سر، یہ آنریبل چیف منسٹر صاحب سے میں بات کروں گا، ہمارے اور بھی کیبنٹ کولیگز بیٹھے ہیں، میں نے ابھی جب ان کی بات سنی تو میں نے ان سے بھی بات کی ہے تو کل تک ان سے بات بھی کر لیں گے کیونکہ یہ سر، مذہبی جو ایک Inclination ہے یا کسی کا مذہب، وہ تو ایک الگ بات ہے لیکن Basically ہم نے اس کو دیکھنا ہے کہ یہ ہمارے ملک کے، ہمارے صوبے کے باشندے ہیں، ان کے ساتھ ایکسیڈنٹ پیش آیا ہے، دردناک ایکسیڈنٹ اور ایک ٹریجیڈی پیش آئی ہے، تو اس کے لئے کوئی راستہ ہم نکالیں گے کہ ان کے جو زخم ہیں ان کے اوپر مرہم رکھ سکیں اور اس کے اوپر ہم ان کو تھوڑا سا ان کو دلاسہ دے سکیں اور جو قدرت نے کرنا تھا وہ تو ہو چکا ہے لیکن کم از کم ان کے ساتھ ہم ہمدردی بھی کریں گے اور ان کے زخموں کے اوپر ہم مرہم بھی ان شاء اللہ رکھیں گے اور جو انہوں نے شمشان گھاٹ کے حوالے سے بات کی ہے تو وہ ایشو بھی ان شاء اللہ ہم اٹھائیں گے اور اس کے لئے اگر کوئی پالیسی تبدیل کرنا پڑی تو کیبنٹ لیول پر پالیسی بھی ان کے لئے تبدیل ضرور کریں گے، اگر ضرورت ہوئی تو۔

نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Thank you. Question's Hour, points of order after Question's Hour. Mr. Salahuddin, MPA, Question No. 6194.

Total there are چار کوئسچنز ہیں، اس کے بعد کر لیں چیزیں، چار کوئسچنز کے بعد آپ لے لیں ٹائم۔ four Questions. Mr. Salahuddin, Question No. 6194.

* Mr. Salahuddin: Will the Minister for Home & Tribal Affairs state that:-.

(a) The certain shops near Badaber Police Station, adjacent to the mosque, have been constructed and maintained by Police Department;
(b) In which newspaper and on what date, had Police Department put these shops for open and transparent biding;
(c) How the Police Department allocated the ownership of these shops; and
(d) Advance, Monthly Rent, Deposit receipt and all the detail may be provided?

Mr. Mehmood Ahmad Khan (Chief Minister) (Answer read by Minister for Law):

(a) 06 shops adjacent to the mosque near Police Station Badaber have been constructed since 2012.
(b) The Police Department has rented out these shops to the tenants from the date of its construction and there was no advertisement for biding of these shops.
(c) The Police Department has renewed rent agreement with tenants in December, 2018.
(d) The Police have not taken any advance from the tenants and allotted the shops on monthly rent of Rs. 500/- with increase per annum.

Mr. Speaker: Mr. Salahuddin, please.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I talked to you regarding this. Well, this 6194, that is with regard to some six shops. I had asked about six shops adjacent to mosque in Badaber, near Badaber Police Station and they had been allotted. If I could have the attention of the relevant Minister please, because I would like a proper response of this Question as well.تو اگر مجھے سلطان صاحب کی توجہ چاہیئے ہو گی، چھ دکان پہ۔They were rented out, they were constructed and then they were rented out. What I am asking, what was the process, what was the procedure and how can we say that transparency had been maintained.

کہ اس میں ٹرانسپرنسی کسی کو دی گئی، کوئی آگیا، لے گیا، ان کو دے دیئے گئے، تو سر، اس میں ٹرانسپرنسی کہاں سے آگئی، میں نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے اخبار میں ایڈورٹائز کیا تھا؟ وہ کہتے ہیں کہ نہیں، یہ انہی کا Answer ہے اور وہ کہتے ہیں کہ No advertisement for bidding of these shops، پھر کہا کہ پراسیس، اس کے لئے کوئی پراسیس نہیں ہے، پھر ان سے پوچھا کہ کیا یہ صرف ان کے Favorites کے لئے ہیں؟ جو ان کا Favorite ہو، جو کوئی Blue eyed بندہ ہو اور وہ ان ساری باتوں پر خاموش رہے کہ ہاں ایسا ہی ہوا ہے، مطلب ان کو، جس کی لاٹھی، بھینس اسی کو دے دی گئی، اب اس میں کیا طریقہ تھا، کوئی طریقہ نہیں تھا، اس میں Basically-----

Mr. Speaker: Who will respond? Law Minister, to respond please.

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، میں بھی اسی حوالے سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب احمد کنڈی: سر، میرا سپلیمنٹری کوسچن ہے، سلطان صاحب ریسپانڈ کر رہے ہیں، پولیس ریفارمز ایکٹ 2017 اس گورنمنٹ کی بہت بڑی Achievement تھی اور بڑے اس کے نعرے سنے تھے مثالی پولیس کے سر، اس میں ایک سویلین انسٹی ٹیوشن ہے جس کو پراونشل پبلک سیفٹی کمیشن کہا جاتا ہے جو کہ اس کے اوپر اس کا جو فنکشن ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس کی Evaluation کرے گا، ہر سال Twice a year وہ اپنی رپورٹ ی کرے گا، گورنمنٹ کو بھی پیش کرے گا اور پراونشل اسمبلی کو بھی، سر، ہم دو سالوں سے آئے ہوئے ہیں اور اس میں سے اگر آپ کو پتہ ہو، اس میں سے چار صوبائی ممبران ہوں گے جس کو آپ Nominate کریں گے، دو ٹریژری بنچز سے ہوں گے اور دو اپوزیشن سے ہوں گے اور ان کی Nomination کی ذمہ داری آپ کی ہوگی لیکن دو سالوں سے نہ ہم اس کی کوئی رپورٹ دیکھ سکے ہیں اور نہ میرے خیال میں اس کی کمپوزیشن ہوئی ہے، یہی میں سلطان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں جس کا اگر تھوڑا سا-----

Mr. Speaker: Ji, Sultan Muhammad Khan Sahib, respond please.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ابھی میں اسی کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب عنایت اللہ: یہ مائیک، شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بڑا Important Question ہے اور ہم نے بجٹ ڈیبیٹ کے دوران بھی اس پر بات کی تھی جب وہ پولیس والا واقعہ ہوا تھا، میرا بنیادی سوال یہ تھا کہ

2017 کے اندر جو پولیس ایکٹ پاس ہوا تھا، کیا اس ایکٹ کو Implement کیا گیا ہے؟ نمبر ایک، کیا اس ایکٹ کو ٹوٹل Implement کیا گیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ 2017 کے ایکٹ کے اندر نہ صرف پراونشل پبلک سیفٹی کمیشن تھا بلکہ اس کے اندر ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا بھی Concept موجود تھا اور ریجنل کمپلینٹ اتھارٹیز کا بھی Concept موجود تھا اور اس کے ساتھ ساتھ PLCs تھے، تو یہ مجھے منسٹر صاحب ریسپانڈ کریں ان تینوں چاروں ایریاز پر کہ ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن صوبے کے کن اور کتنے اضلاع کے اندر Established ہے؟ کیا ریجنل کمپلینٹ اتھارٹی بنی ہے؟ یہ External accountability کے لئے ایک میکینزم تھا، ایک Institutional arrangement تھا جو پولیس کو Empower کرنے کے بعد اس کو آپریشنل کرنا ضروری تھا، منسٹر صاحب اس پر ہمیں تھوڑا بتادیں کہ 2017 کے ایکٹ کے اندر یہ جو چیزیں تھیں، یہ کہاں، کس حد تک Implement کر دی ہیں؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): Sir, I am thankful to the honorable Member کہ جنہوں نے سوال اور سپلیمنٹری کوئسچنز کئے، Main Question تو سر، چونکہ Relate کرتا ہے ہمارے آنریبل مسٹر صلاح الدین صاحب Who is looking today very smart and he is dressed up and it feels like we are sitting in the House of Commons in England when we look at تو میری انگریزی کی حد ادھر تک ہی تھی، میں ابھی آگے اردو میں بات شروع کر دیتا ہوں، تو سر، انہوں نے جو پوچھا ہے Basically بڈھ بیر پولیس سٹیشن کے پاس کوئی چھ دکانیں ہیں تو وہ ساری ڈیٹیلز جو انہوں نے مانگی ہیں وہ تو پولیس ڈیپارٹمنٹ نے دے دی ہیں اور یہ Obviously سر، وہاں پر Locally ہی تھانے کے لیول پر انہوں نے سوچا ہوگا، میرے خیال میں Encourage کرنا چاہیئے اگر حلال اور قانونی ریونیو جنریشن کی طرف وہ جانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں Encourage ہونا چاہیئے، چھ دکانوں کا رینٹ یا اس سے جو بھی آئے گا تو Obviously اسی تھانے کے اوپر لگے گا، لوکل جو بڈھ بیر ایریا کی پولیس ہے انہی کے اوپر یہ پیسے لگیں گے اور میرے خیال میں صرف ان کا اس بات کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ شاپس کیوں بنے ہیں یا کیوں؟ انہوں نے صرف پروسیجر کے اوپر تھوڑا سا اعتراض اٹھایا ہے سر، تو ٹھیک ہے جی اعتراض It is well noted اور پولیس کو میں یہ Forward کر رہا ہوں کہ اس کے اوپر وہ آنریبل ممبر کو بتائے کہ انہوں نے جو کیا ہے وہ کس طریقے سے یہ الاٹ کئے ہیں، کس پروسیجر کے تحت؟ تو سر، میری ریکویسٹ یہ

ہو گی کہ یہ چونکہ ان کا علاقہ بھی ہے، میرے خیال میں ان کا حلقہ بھی ہے، توان کے ساتھ وہ بیٹھ جائیں اگر پھر بھی وہ تسلی نہ ہوں کہ اگر کوئی ٹرانسپرنسی کے ایشوزان کو نظر آتے ہیں، ایسا کوئی ہے نہیں، تب بھی وہ آئیں جی وہ The house and the floor is open for him جی، وہ پھر بتا سکتے ہیں لیکن میرے خیال میں ٹرانسپرنسی ٹھیک ٹھاک ہوئی ہے، اس میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے اگر Locally وہ ریونیو جنریٹ کر رہے ہیں تو میرے خیال میں کوئی بری بات نہیں ہے سر، دوسرا انہوں نے بات کی ہے، کنڈی صاحب، نے پولیس پبلک سیفٹی کی جو باڈیز ہیں اور اسی طرف پھر ہمارے آنریبل عنایت اللہ صاحب نے بھی اشارہ کیا سر، یہ باڈیز اس پولیس ایکٹ کے اندر ہیں، ان کی Provisions موجود ہیں بلکہ اس کے علاوہ ریجنل کمپلینٹ اتھارٹی کی بھی Provision موجود ہے، پبلک سیفٹی کمیشن کے علاوہ بھی اور پبلک سیفٹی کمیشن صوبائی لیول پر بھی ہے، پھر وہ ڈسٹرکٹ کے لیول پر بھی موجود ہیں، اس میں سر، پرابلم یہ ہوا تھا کہ جب یہ Law originally draft ہوا تو اس کی جو سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی تھی اور میرے خیال میں اس، جب یہ لاء ڈرافٹ ہو رہا تھا تو اس کمیٹی کو ہیڈ بھی اس وقت عنایت اللہ صاحب ہی کر رہے تھے، اگر میری انفارمیشن درست ہو، تو اس وقت جو انہوں نے سکروٹنی کمیٹی جو جن لوگوں نے یہ سرچ اینڈ سکروٹنی کرنی تھی اور ان لوگوں کو پارٹ اینڈ پارسل بنانا تھا ان باڈیز کا تو ان میں ججز حضرات کو بھی انہوں نے شامل کر دیا تھا اور کچھ فوجی افسران کو بھی شامل کر دیا تھا، تو اس پر سر، ہائی کورٹ میں کوئی گیا اور ادھر وہاں پر، جس طرح ہمارے آنریبل خوشدل خان صاحب ہائی کورٹ اکثر جاتے ہیں، تو اس طرح ہی کوئی گیا ہو گا اور وہاں پر جب ہائی کورٹ نے اس ایشو کو Agitate کیا تو وہاں سے اس کو Strike down کیا گیا، یہ جو Provision ہے کہ ججز سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے ممبرز ہوں گے، اس کو Strike down کیا گیا، اس وجہ سے یہ پراسیس Delay ہو گیا کیونکہ آپ کو پتہ ہے کورٹ میں اس کے اوپر کیس چلنا اور اس کے بعد اس کا فیصلہ آنا، تو اس وقت مسئلہ یہ نہیں ہے کہ یہ کمیٹیز فعال نہیں ہو رہی ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ اس کی جو سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی ہے، جنہوں نے یہ کمیٹیز بنانی ہیں، وہ ہائی کورٹ کے آرڈر کی وجہ سے Strike down ہوئی ہیں، ججز اس میں ابھی شامل نہیں ہو سکتے ہیں، میں یہ Latest information ہاؤس کے سامنے رکھ سکتا ہوں کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے ایک Alternative Search and Scrutiny Committee کی سفارشات ہوم ڈیپارٹمنٹ کے Through Route کی ہیں اور آج میں یہ بھی سر، آپ کے توسط سے ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ آج ہمارے آنریبل اکبر ایوب صاحب نے کیبنٹ

میں یہی ایشو اٹھایا چیف منسٹر صاحب کے سامنے، کیبنٹ کے سامنے اور اس کے اوپر بہت زیادہ بحث بھی ہوئی، میرے خیال میں آپ آنے والے دنوں میں سر، دیکھیں گے، آنے والے دنوں میں، ہفتوں میں، مہینے میں آپ دیکھیں گے کہ ان سیفٹی کمیشنز کو فعال بنانا بلکہ اور بھی Improvements کرنا سر، پولیس قانون کے اندر Improvement کی گنجائش جہاں پر موجود ہے تو میں یہ کمٹمنٹ اور ایشورنس سارے آنریبل ممبرز کو دینا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ حالات کو دیکھتے ہوئے اور وقت کو دیکھتے ہوئے اس کے اندر مزید بہتریاں لائی جا رہی ہیں اور آخر میں سر، یہ آخری ایشورنس دینا چاہ رہا ہوں کہ وہ Alternative Scrutiny Committees جو ہیں اس کی سمری موو ہوئی ہے اور ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ Next Cabinet میں اس کو Approve کروا کے لاء میں امینڈمنٹ لائیں تاکہ یہ پبلک سیفٹی کمیشنز فعال ہو جائیں جی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر، میں تھوڑا سا اس پر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: سلطان خان صاحب، عنایت اللہ خان، آپ پھر کرلیں، صلاح الدین خان، Sorry میں سلطان خان کہہ رہا ہوں، صلاح الدین صاحب۔

<u>Mr. Salahuddin</u>: Thank you, Sir. I am quite happy with the assurance but what I had asked, it's not only the process, it's the obscurity. Obviously transparency cannot be guaranteed, how and who the interested parties should have been consulted or applied to, then these shops are of different size.

اب یہ سلطان خان صاحب کے پاس جو گاڑی ہے وہ تین کروڑ کی ہے، میرے پاس جو گاڑی ہے وہ ڈھائی لاکھ کی ہے تو دونوں کے لئے ایک ہی ایکسائز اور ٹیکسیشن اور سب کچھ، یہ کیسے ممکن ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو اس کی سائز Different ہے ساروں کے لئے انہوں نے Five thousand کہا ہے، پھر جی میں نے مانگا ہے کہ ان کی کوئی Receipt ہے، پھر یہ پیسے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو جاتے ہیں یا پولیس ویلفیئر کو جاتے ہیں اور ان کی تو کوئی رسید بھی ہوگی نا سر، یہ تو ایسا نہیں ہے کہ بس انہوں نے کہہ دیا کام ہو گیا، اب میں اس سے کیسے Satisfy ہو سکتا ہوں؟ اس پر ذرا ڈیٹیل ڈسکشن کے لئے Kindly I would request Sultan Sahib, I am requesting, kindly refer this to the Committee, so that we could, you know, we could just ponderover this issue. اور اس کا کوئی بہتر حل، میں اپنے لئے نہیں، یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے ہے، یہ عوام کے لئے ہے، یہ ہر ایک کے لئے ہے، پلیز۔

جناب سپیکر: جی سلطان صاحب۔

Minister for Law: Sir, my honorable colleague, Mr. Salahuddin, he has eloquently described the situation, but I would, I would just like to request him Sir, through the honorable Chair, that I think this would be a more speedy way of deciding this Question if myself, the honorable Member and the Police Chief of this city can have a meeting in my office. Because Sir, we are already in the process of re-constituting the Standing Committees of this House, so, I think, if we are going to wait for those Committees to form and to be re-constituted and then take the matter to that Committee, so, I think that will take a much longer time than if we have a meeting with the Police Chief of the city. But, if the honorable Member wants to press ahead and wants to send it to the Committee, so, I think there is no harm there. But this issue would be lingering on then for some days because the Committees are yet to be re-constituted Sir. So, I would request him to have a meeting with me and the Police Chief and then we can, if he still is not satisfied then we can bring him back, bring the Question back to the House, Sir.

Mr. Speaker: Minister Sahib, the Question raised by the honorable Member is a very valid Question, you know and as he said that there is no transparency, no advertisement, no competition within something, so,

آپ اس کو خود Inquire کریں اور اگر یہ Processes adopt نہیں ہوئے تو اس ساری چیز کو ہم کینسل کروائیں گے اور یہ آپ اگلے ایک ہفتے کے اندر اسی اسمبلی کے اندر اپنی رپورٹ پیش کریں۔ جی، صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Sir, I am satisfied and thankful for the surety of the honorable Minister sir, thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 6191, Mr. Salahuddin again.

* 6191 _ Mr. Salah ud Din: Will the Minister for Home state that:-

(a) What is the criteria, SOPs and Rules for appointing and posting of SHOs;

(b) Why SHO West Cantonment has been posted only at the same station for the last whole decade;

(c) Why and how, this will not be in the best of public interest, if SHO West Cantonment is posted in Police Line?

Mr. Mehmood Ahmad Khan (Chief Minister) (Answer read by Minister for Law): (a) According to Police Rules, 01-22, an officer of the rank of sub-inspector or above can be appointed as officer in charge of a Police Station, as deemed fit. Moreover, Police Guidelines (PG-1/2013) issued by the Inspector General of Police, Khyber Pakhtunkhwa, circulated vide No. 2323-76/ PPO, dated 23/11/2013, are also adhered to during posting of SHOs.

(b) Inspector Dost Muhammad Khan was transferred and posted as SHO, Police Station West Cantonment and he made his arrival vide daily diary No. 07, dated 02-07-2018 at 23:00 hours.

(c) Transfer/Posting of SHOs is the internal domain of Police Administration and an exclusive mandate of the administrative hierarchy of police, however, if there are complaints against the said official, the same may be forwarded to police and would be duly inquired into.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, with regard to this Question, I was approached by one of my colleague, very honorable Member and I was given a surety that we will settle this issue, so, I withdraw this Question. Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: اوکے، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 6190 میر کلام صاحب کا ہے، یہ انہوں نے ریفر کیا تھا سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کو جو کہ ان کا یہ ایریا نہیں ہے، سو، اب یہ کوسچن ریفر کر دیا گیا ہے To Higher Education for the answer, so, let the answer come, Again یہ کوسچن ہم پھر لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 6188، مسٹر میر کلام خان صاحب، جی میر کلام۔

* 6188 _ جناب میر کلام: کیا وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ارشاد فرمائیں گے کہ شمالی وزیرستان میں مستحکم موبائل نیٹ ورک اور انٹرنیٹ 3G/4G کی سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران بنگش (وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی): مذکورہ اقدامات وفاقی وزارت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کام کے احاطے میں آتے ہیں، تاہم محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی اس

حوالے سے پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی اور وفاقی وزارت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کام کے ساتھ مکمل رابطے میں ہے، مذکورہ مسئلہ بیشتر صوبائی اور وفاقی پلیٹ فارمز پر بھی اٹھایا گیا تاہم شمالی وزیرستان میں 3G/4G انٹرنیٹ سروس کی بلاتعطل فراہمی وزارت داخلہ کی اجازت سے مشروط ہے۔

<u>جناب میر کلام:</u> تھینک یو جناب سپیکر، پہلے کوئسچن کا تو آپ نے ذکر کیا تو وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن یہ دوسرا کوئسچن جو میں نے کیا ہے جناب سپیکر، اس میں ایک کمی تو یہ آئی ہے کہ میرے خیال میں اس نے کیسے دیکھا ہے یا کیسے پڑھا ہے، اس کوئسچن میں میں نے یہ لکھا ہے کہ کب تک شمالی وزیرستان میں مستحکم موبائل نیٹ ورک اور 3G/4G وہاں پر فراہم کئے جائیں گے لیکن 3G اور 4G کی بات تو یہاں پر جواب میں کیا ہے لیکن مستحکم نیٹ ورک کی بات نہیں کی ہے جناب سپیکر، آج کے دور میں بالکل اسی دن باجوڑ سے لے کر جنوبی وزیرستان تک اس اکیسویں صدی میں لوگ 3G/4G سے محروم اور دوسری طرف حکومت کی طرف سے آن لائن کلاسز، تو یہ انتہائی بڑا مسئلہ ہے، پورے کے پورے ضم شدہ اضلاع کا مسئلہ ہے، صرف نارتھ وزیرستان کا نہیں ہے، تو جناب سپیکر، بہت سارے ایسے علاقے ہیں کہ وہاں پر موبائل نیٹ ورک نہیں ہے، تو اس کا تو یہاں پر ذکر بھی نہیں ہوا ہے اور 3G/4G کے حوالے سے جناب سپیکر، اگر منسٹر صاحب ہمیں بتائیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Kamran Bangash Sahib, to respond, please.

<u>جناب کامران بنگش:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، تھینک یو سر۔ یہ بڑا Important کوئسچن کیا ہے میر کلام صاحب نے جو کہ وہیں سے منتخب رکن صوبائی اسمبلی بھی ہیں، یہ کوئسچن اگر موبائل نیٹ ورک کی پروویژن ہے یا 4G/3G کی پروویژن ہے مسٹر سپیکر، تو It pertains to Federal Government اور ان کے ادارے اس کو دیکھ رہے ہیں جس میں یونیورسل سروسز فنڈ اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی ہے، تو میری انفارمیشن کے مطابق یونیورسل سروسز فنڈ کی Activities ہوئی ہیں، انہوں نے باقاعدہ طور پر کچھ اضلاع میں قبائلی اضلاع میں جہاں پہ انفراسٹرکچر اس حد تک موجود تھا کہ وہاں پہ جلد از جلد 4G/3G کی Penetration ہو سکتی تھی جس میں مجھے یاد ہے کہ باجوڑ اور مہمند میں کافی حد تک 4G/3G کی Penetration ہو چکی ہے جو نیٹ ورک کی Accessibility ہے، کچھ اضلاع میں پہلے سے انفراسٹرکچر نہیں تھا، یونیورسل سروسز فنڈ اس کے اوپر کام کر رہا ہے اور جب میں اس قلمدان کو دیکھ رہا تھا تو ہم نے اس کو Take-up کیا اور یقیناً ضیاء اللہ بنگش آج یہاں پہ موجود نہیں ہیں، انہوں نے بھی اس کے اوپر کافی کام کیا ہوا ہے But, I would humbly request on the

floor of the House and your good self کہ آپ اس کو فیڈرل گورنمنٹ کو ریفر کردیں تاکہ وہ اس کے اوپر Relevant exercise کر سکے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، سپلیمنٹری۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں سچی بات ہے سپلیمنٹری نہیں کرتا، میں جناب سپیکر صاحب، ایگری کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ڈومین ہے لیکن میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ میں چونکہ ایک Farflung area سے تعلق رکھتا ہوں، رورل ایریا سے تعلق رکھتا ہوں، آج کل یہ جو آن لائن کلاسز کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے، اس وجہ سے بہت سے لوگ محروم ہیں تو آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ صرف وزیرستان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے Erstwhile FATA کا اور جو آٹھ نو دس آپ کے جو Backward اضلاع ہیں ان کا بنیادی مسئلہ ہے اور یہ جو یونیورسل سروسز فنڈ ہے یا آپ نے جس فنڈ کا ذکر کیا، اس پہ صرف ٹیلی نار والوں نے زیادہ ترنیٹ ورک ڈیویلپ کیا ہوا ہے اور ٹیلی نار کا نیٹ ورک وہ سچی بات یہ ہے کہ ان علاقوں کے اندر جہاں 3G/4G Available بھی ہیں وہاں بھی مسئلہ ہے کہ میجارٹی علاقوں کے اندر Available نہیں، اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ حکومت بھی اس کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Seriously take up کرے اور اگر آپ اس کو ریزولیوشن میں Convert کرتے ہیں اور اس اسمبلی کے End پہ اس کو ریزولیوشن کے طور پہ پاس بھی کرتے ہیں اور آپ خود میرا خیال ہے کہ چیف منسٹر صاحب اور ہمارے کیبنٹ کے کولیگز ہیں، وہ اس پہ Seriously ان کے ساتھ بات کریں کیونکہ آپ کا ویسے بھی Future کے اندر یہ آن لائن کلاسز کا سلسلہ جو ہے اور یہ Luminars اور یہ جو ویڈیو لنک پہ میٹنگز ہیں، یہ سلسلہ آگے بڑھتا جا رہا ہے، تو یہ بہت بڑا مطلب صوبے کو آپ فائدہ دیں گے۔

جناب سپیکر: اس پہ Best یہی ہے کہ میر کلام صاحب، آپ ایک ریزولیوشن کر لیں۔ کنڈی صاحب، میں دیتا ہوں آپ کو ٹائم، تو وہ ریزولیوشن یہاں سے پاس کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجتے ہیں اور ساتھ بات بھی کرتے ہیں ان شاء اللہ۔ جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، کامران صاحب نے بڑی تفصیلی بات بھی کی لیکن میرا اتفاق نہیں ہے، ہم اپنے سکوپ کو آہستہ آہستہ کم کر رہے ہیں سر، اس میں میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ Council of the Common Interest کے فنکشنز کو دیکھیں، آرٹیکل 154 کے نیچے تو وہ بڑا کلیئر کٹ سپیکر صاحب وہ کہتا

کہ یہ جو کونسل ہے That shall formulate and regulate the matters in relation to the part II of the Federal Legislative List, اور اگر آپ Federal Legislative List کے انٹری نمبر 6 پہ چلے جائیں سر، تو اس میں وہ کلئیر کٹ کہتا ہے کہ جتنی بھی ریگولیرٹی اتھارٹیز ہیں جو کہ Established ہوئی ہیں فیڈرل لاء کے نیچے، ان میں ہم جوائنٹ شیئر رکھتے ہیں اور وہ Share responsibility ہے نہ کہ صرف فیڈرل کی ہے اور یہ جتنی بھی اتھارٹیز ہیں، چاہے وہ ERSA ہے، چاہے وہ سیکیورٹی آف ایکسچینج کمیشن ہے، چاہے پاکستان انجنیئرنگ کونسل، چاہے وہ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی ہے، Kindly اس چیز کو Review کریں، یہ ہمارا بڑا سکوپ ہے اور یہ 18th Amendment کے بعد یہ انٹری نمبر 6 میں سر، یہ آیا ہے، تو Kindly اس کو ذرا دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ ریزولیوشن تیار کر لیں میر کلام صاحب، پھر بعد میں لے آئیں اور پھر ہم اسے پاس کرتے ہیں۔

جناب میر کلام: تھینک یو جناب سپیکر، کامران صاحب نے تفصیل سے بات کی ہے لیکن جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ مجھے خدشہ ہے اس حوالے سے کہ یہ بات اتنی لمبی نہ ہو جائے اور اتنی دور نہ جائے کہ ہم سالہا سال اس کے لئے انتظار کریں۔ چونکہ وہاں پر یہ آن لائن کلاسز کا مسئلہ ہے اور نیٹ ورک کا مسئلہ ہے، یہاں پہ جناب سپیکر، کامران صاحب نے بات کی کہ دو اضلاع میں یہ کام ہو رہا ہے یا کر رہا ہے تو دوسری طرف یہاں پہ جواب میں لکھا ہے جناب سپیکر، کہ وزارت داخلہ سے اس کی Permission لینا پڑتی ہے، تو کیا خیبر اور وزیرستان میں کونسا وہ فرق ہے کہ اس میں شروع کیا اور دوسرے میں وہ وزارت داخلہ سے اجازت لینا پڑتی ہے؟ تو اس میں یا اورکزئی اور باجوڑ میں کونسا وہ فرق ہے جناب سپیکر، اگر یہ بتایا جائے۔

جناب سپیکر: میر کلام صاحب، یوں کر لیتے ہیں کہ منسٹر صاحب ایک تو آپ چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لے آئیں اور اس کو Council of Common Interest کی میٹنگ کے ایجنڈے پہ لے آئیں تاکہ وہاں پہ یہ ڈسکس ہو جائے، وہ Easy forum ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ایک ریزولیوشن آج یہاں سے پاس کر کے بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ ذرا Sensitize ہو جائے اور ہم ان دونوں چینلز پہ کام کرتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Item No. 3, Leave Applications: Mr. Bilawal Afridi Sahib, MPA, for five days, 6th to 10 July; Mr. Abdul Karim Khan, Special Assistant to CM, for today; Ms. Somi Falak Niaz, MPA, for today; Ms. Asia Asad Sahiba, for today; Ms. Sumaia Bibi, MPA,

for today; Mr. Sirajuddin Sahib, MPA, for today; Sardar Muhammad Yousaf Zaman, MPA, for today; Ms. Maria Fatima Sahiba, MPA, for today; Malik Shah Muhammad Wazir Sahib, MPA for today; Mr. Tufail Anjum Sahib, MPA, for today; Mr. Nazir Ahmad Abbasi Sahib, MPA, for today; Mr. Akram Khan Durrani Sahib, for the whole session; Mr. Mehmood Ahmad Khan Bettani, for to day; Mufti Ubaid ur Rehman, MPA, for today; Mr. Shakeel Bashir Khan Sahib, MPA, for 2 days, 6th and 7th Ms. Aisha Bibi, MPA, for today.

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، مجھے کال اٹنشن نوٹس پر بات کرنی ہے۔

تحریک التواء

جناب سپیکر: کرتے ہیں ہم جی، میں دیتا ہوں آپ کو ٹائم۔

Item No. 6, 'Adjournment Motions': Adjournment motion, Mr. Inayatullah, MPA, to please move his adjournment motion No. 167, in the House.

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، معمول کی کارروائی روک کر مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ این ایف سی ایوارڈ کا اجراء نہیں ہو رہا ہے اور 2017 کی مردم شماری اور قبائلی اضلاع کے مرجر کے بعد نئی Calculations ضروری ہیں، لہذا اس پر بحث ضروری ہے تاکہ خیبر پختونخوا کو قبائل کے مرجر اور 2017 کی مردم شماری کے مطابق آبادی کی بنیاد پہ حصہ مل سکے۔

میں تھوڑا اس کو Explain کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، وائٹ پیپر کے اندر ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے یہ ہائی لائٹ کیا ہوا ہے، ہماری خواہش تھی کہ فنانس منسٹر صاحب اس کو بجٹ سپیچ کے اندر بھی ہائی لائٹ کرتے کیونکہ بڑا Important issue ہے لیکن بہر حال ہم اس کے مشکور ہیں کہ وائٹ پیپر کے اندر انہوں نے ہائی لائٹ کر دیا اور میرے ذہن میں پھر آیا کہ ہم اس پہ پراپر ڈیبیٹ اسمبلی کے اندر کریں کیونکہ ہمارے جوائنٹ ایشوز ہیں، یہ گورنمنٹ کے نہیں ہیں، ہمارے جوائنٹ، ہم Jointly اس صوبے کے وسائل، وفاق کے ساتھ جو ہمارے حقوق ہیں، اس کے جوائنٹ اونرز ہیں، 7th این ایف سی ایوارڈ کا اجراء 2010 میں ہوا تھا اور یہ بڑا Historical award تھا کیونکہ اس میں Divisible

pool کا حجم بھی بڑا ہے اور ورٹیکل ڈسٹری بیوشن میں پراونسز کا شیئرز 57.5 تک پہنچ گیا ہے اور پھر جب صوبوں کے اندر Horizontal distribution تھی وہ بھی جو کے پی کا Historical demand تھا کہ Horizontal distribution جو ہے وہ Multiple indicators کے اوپر کی جائے تو وہ Horizontal distribution بھی اسی طریقے سے ہوئی تھی اور اس میں جو Weightage ہے وہ 82.2% پاپولیشن کو دیا گیا، 10.3% وہ Poverty غربت کو دیا گیا اور 5% وہ Inverse population density کو، یہ غربت کے پی کا مطالبہ تھا، Inverse population density وہ نہیں Sorry 5% جو ہے وہ Revenue collection کو دیا گیا، یہ سندھ کا مطالبہ تھا اور 2.7% Inverse population density کو دیا گیا، یہ بلوچستان کا مطالبہ تھا تو اس لئے ان چاروں صوبوں کے Point of view کو اس ایوارڈ کے اندر Accommodate کیا گیا لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ اب دس سال گزر گئے ہیں اور این ایف سی ایوارڈ نہیں ہو رہا ہے، میری اپنی ویسی Feelings یہ ہیں کہ این ایف سی ایوارڈ کا اجراء نہیں ہو گا، اس لئے وہ پرانے ایوارڈز آگے چلتے رہیں گے لیکن اگر پرانے ایوارڈز کے اندر بھی جو آبادی کی بنیاد پہ ہمارا حصہ بنتا ہے وہ پرانے فاٹا کے مرجر کے بعد اور جو ہماری 2017 کے Census کے اندر کے پی کی پاپولیشن بڑھی ہے، پنجاب کے ویسے گھٹ گئی ہے، وہ تھوڑی نیچے چلی گئی ہے، تو اس کی بنیاد پہ اگر ہماری Re-calculation ہو گی، یعنی جو پاپولیشن کا شیئر ہے اس کی Re-calculation ہو گی، ہمارا اپنا اندازہ ہے کیونکہ 17% تک ہمارا شیئر اس صوبے کو پہنچ جائے گا، اس وقت کوئی 14% کے Around ہے اور ہمارا اپنا Assessment یہ ہے کہ پچاس سے سو ارب تک اس صوبے کے ریونیو میں اضافہ ہو سکتا ہے اور ایک بہت بڑا Fiscal space جو ہے موجودہ حکومت کو مل سکتا ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ اس کو آپ Admit بھی کریں اور جو ڈیبیٹ ہو تو ڈیبیٹ کے اندر بھی اس کے لئے ہم Jointly مل کے کوئی Concrete proposal develop کریں، جوائنٹ ریزولیوشن ہو، اس کا Followup ہو، تو اس سے اس صوبے کو فائدہ ہو گا۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Finance, to respond please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، میں آنریبل ایم پی اے عنایت صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تعریف کی کہ وائٹ پیپر، ایک تو انہوں نے پڑھا لیکن تعریف بھی کی کہ اس میں Actually کام کا Input ہے اور اسی لئے اس پہ ہم اپنی بجٹ ڈاکومنٹس کو بڑا Seriously لیتے ہیں اور بناتے ہیں کیونکہ اس میں اس ٹائپ کے ایشوز ہائی لائٹ ہوں اور اس ڈیبیٹ کو ہم سپورٹ کرتے ہیں جو Basic issue

ہے وہ یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کا Successful ہونا، تو اگر آپ ملک کی تاریخ دیکھیں اس میں بہت سے ایوارڈز وہ Unsuccessful رہے ہیں اور بہت سے ایوارڈز Successful رہے ہیں، وہ تو ایک Complicated معاملہ ہے لیکن اگر آپ دیکھیں تو Technically ہمارے خیال میں جب ایوارڈ میں اگر ایک نیا فارمولہ نہیں طے ہوا تو جب Re-issue ہو رہا تھا، تو ہمارے خیال میں بھی اس کو ابھی 2017 کے Census کے مطابق ہونا چاہیئے جس میں خیبر پختونخوا کا شیئر قبائلی اضلاع کے ضم ہونے کی وجہ سے بھی لیکن اس کی اپنی Population growth کی وجہ سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے، اسی لئے ہم نے Identify کیا، یہ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو Already identify کیا ہے اور اس پہ ہم ڈیبیٹ کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it, the adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Call Attention. Item No. 7, Ms. Samar Haroon Bilour Sahiba, نہیں آئی Ms. Naeema Kishwar Sahiba, to please move her call attention notice No. 1101, in the House.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں تو پہلے جو سکھ برادری کے ساتھ اندوہناک واقعہ ہوا ہے اس پر افسوس کا اظہار کرتی ہوں اور جو کال اٹنشن ہے تو میں وزیر برائے محکمہ زراعت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ پورے ملک کی طرح وزیرستان اور دوسرے قبائلی علاقوں میں ٹڈی دل کے حملوں سے فصلوں اور خاص کر پھلوں کے درختوں کو بہت نقصان پہنچا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ ان ٹڈی دل حملوں سے زراعت اور پھلوں کو نقصان پہنچ رہا ہے، حکومت اس کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔

جناب سپیکر صاحب، جس طرح پورے ملک میں اس وقت ٹڈی دل کی وجہ سے جو زراعت کو نقصان پہنچ رہا ہے اسی طرح ہمارے صوبے میں بھی تقریباً 13 اضلاع میں ان کو نقصانات پہنچے ہیں اور

چونکہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور زراعت میں چونکہ ہمارے جو نقصانات زیادہ ہو رہے ہیں، ابھی دو تین دن پہلے جو ژالہ باری ہوئی ہے اس سے بھی فصلوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ بجٹ میں بھی ہم نے کچھ خاص اقدامات زراعت کی طرف نہیں دیکھے اور اگر اس قسم کے جو حملے ہو رہے ہیں اور اس کے لئے اگر ہم کچھ زیادہ اقدامات نہ کریں تو یہ وباء بڑھتی جا رہی ہے، جس طرح سندھ میں بہت زیادہ ہے اس طرح ہمارے صوبے میں بھی یہ بہت بڑھ رہی ہے تو میرے خیال میں اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم NDMA اور مرکز کے ساتھ کیونکہ یہ صوبے کے لئے اکیلے کنٹرول کا کام نہیں ہے، ظاہر ہے اس میں ہیلی کاپٹر کے Use کی، سپرے کی اور بہت سارے بڑے پیمانے پہ اس کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کی ضرورت ہے، تو میرے خیال میں بہت ضروری ہے کہ گورنمنٹ مرکز کے ساتھ بھی اس ایشو کو اٹھائے اور خود بھی اس کے لئے کچھ ٹھوس اقدامات کرے کیونکہ فصلیں اس سے بہت تیزی سے تباہ ہو رہی ہیں، چاہے وہ پھل ہیں یا جو دوسری فصلیں بھی ہیں جو چھوٹی فصلیں ہیں، اس کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ تو میری گورنمنٹ سے ریکویسٹ ہے کہ اس ایشو کو مرکز کے ساتھ بھی اٹھائے اور خود بھی اس کے لئے کچھ ٹھوس اقدامات کرے اور اس وباء پہ قابو پانے کے لئے اقدامات کرے کیونکہ اس سے ہماری زراعت کو اور بھی نقصان پہنچ رہا ہے، اگر ہماری زراعت کو اور ہمارے جو کاشتکار ہیں، ایک تو کورونا کی وجہ سے ہماری معیشت کا بہت نقصان ہوا ہے، دوسرا یہ جو وباء آئی ہے اس سے بھی نقصان ہو رہا ہے تو ہمیں ہماری معیشت کو دوسرا نقصان بھی ہو رہا ہے تو میرے خیال میں اس پہ قابو پانے کی ضرورت ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Janab Mahibullah Sahib, to respond please, honorable Mahibullah Sahib.

<u>جناب محب اللہ (وزیر زراعت):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں میڈم محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ کا مشکور ہوں جو اس نے ٹڈی دل کے حوالے سے یہ کال اٹنشن لایا ہے۔ د ټولو نه اول به زه میډم ته د خپل ډیپارټمنټ او د دې صوبې چې کوم کارکردګي ده هغه به بیان کړم او بیا نیشنل لیول باندې لکه څنګه چې دوی اوئیل چې کووډ-19 یو انټرنیشنل مسئله ده او ټوله دنیا دهغې په لپیټ کښې ده، نو هم داسې ټډی دل چې کوم دے، هغه هم دې ټائم کښې هغه د ساؤتهـ وزیرستان یا د کے پی کے مسئله نه ده، نه هغه نیشنل مسئله ده بلکه هغه دې ټائم کښې انټرنیشنل مسئله

ده او زما خیال دے چې 2019 په آخر کښې او د 2020 په اوائیل کښې د خلیجی ممالک چې کوم زمونږه دې د هغوی نه دا ټډی دل هغه سوام چې کوم دې هغه دهغې ځائی نه د هغوی تشکیل شروع شو او براسته ایران او بیا زمونږه ملک ته په بلوچستان باندې او د بلوچستان نه بعد پنجاب او پنجاب نه سندھ او کله چې زمونږه د ایگریکلچر ایمرجنسی په حواله سره په 26 جنوری باندې چې کله په اسلام آباد کښې میټنگ وو نو په هغه میټنگ کښې دا مسئله چونکه د سندھ والا سره او د سندھ چې کوم منسټر وو ایگریکلچر او د پنجاب نو د هغوئ سره دا او چیړلے شوه جناب سپیکر صاحب، هغه ټائم کښې چې ماته پته اولگیده نو چې مونږه واپس راغلو نو په 28 جنوری باندې مونږه دغه اضلاع ساؤتھ ریجن کښې ډی آئی خان کښې اوپه هغه ایریا باندې چونکه هغه زمونږ سره دغه لنک کیږی د بلوچستان سره او د افغانستان سره او د ایران سره نو مونږه په 26 جنوری باندې ایمرجنسی ډیکلیئرکړه په ډی آئی خان او ټانک دغه ډسټرکټس باندې وزیرستان او دهغې سره سره مونږه دهغې چې کوم احتیاطی تدابیر وو او مونږه په هم دغه هفته کښې د حکومت نه د 450 ملین د پیسو غوښتلو یو سمری مونږه موؤ کړه نو جناب سپیکر صاحب، تقریباً بیا 16 اپریل پورې تقریباً دا ټډی دل چې خوریدو هغه تقریباً زمونږه پندره اضلاع ته دهغې هغه چې کوم دی هغه سوام هغه خواره شو او کے پی کے چې کوم دے دهغې په لپیټ کښې راغے، ددې دپاره دوه نیشنل ایکشن پلان جوړ شوې وو چې په یو نیشنل ایکشن پلان مرکز هغې کښې چونکه هغوئ لگیا وو او مونږه د خپل صوبائی گورنمنټ، زه د جناب محمود خان صاحب، خپل چیف منسټر او د خپل چیف سیکرټری صاحب ډیر زیات انتهائی مشکور یم چې هغوئ مونږ ته د Emergency basis باندې 445 ملین دې صوبې مونږ ته را کړے، او په هغې باندې مونږه Emergency basis باندې ټډی دل کنټرول ایکشن چې کوم دے هغه مونږ شروع کړو۔ ددې سره سره زه دفیډرل گورنمنټ او ورسره د این ډی ایم اے، پی ډی ایم اے او پلس زمونږه پاک فوج دهغوئ ډیرزیات انتهائی مشکور یم چې د Locust په باره کښې یو کمیټی جوړه شوه او هغې کمیټی ته چې کوم این ایل سی سی کومه چې National Locust Control Committee ده،

هغه تیار شو چې په هغې کښې زمونږ سره پاکستان آرمی یو جرنیل هغه زمونږ سره هم کیښنی، په هغې کښې زمونږ سره این ډی ایم اے هم کیښنی، په هغې کښې زمونږ سره پی ډی ایم اے هم کیښنی او په هغې کښې زمونږه چیف سیکرټری، آل صوبائی چیف سیکرټریز چې کوم دے هغه په هغې کښې هغه میټنګ اټینډ کوی، ورسره ورسره زمونږه چې څومره چیف منسټرز دی هغوی هم دا میټنګ اټینډ کوی او ټائم ټو ټائم هغه هر هفته کښې په هغې ویډیو لنک میټنګ هم کیږی او د ویډیو لنک میټنګ سره سره په هغې باندې مطلب دا دے چې زمونږه صوبه کښې هم، هره صوبه کښې خپل خپل چې کوم دے په هغې کښې زمونږه بیا آرمی دهغوی په تعاون سره زمونږه هغه میټنګ کیږی او هغې باندې زمونږه اقدامات چې کوم دے روان دی او هغه 400 ملین چې مونږه تقریباً 60 لاکھ هیکټر زمکه چې کوم ده هغه مونږه Identify کړه دهغې Surveillance مونږ کړے دے او دهغې کنټرول آپریشن چې کوم دے دهغې دپاره 771 کسان مونږه دهغې دپاره دغه کړی دی، هغه ټیم مونږ جوړ کړے دے د داسې ټیمانو په دغه کښې مطلب دا دې چې هغه مونږه تقسیم کړی دی، هغه 80 ټیمان چې کوم دی هغه د پاکستان زمونږ د کے پی په دغه اضلاع کښې هغوی لګیا دی او خپل کار کوی، دې سره سره چې کوم دے مونږه هغوی ته ګاډی Provide کړی دی او هغوی سره کوم چې زمونږه ریپیډ کنټرول آپریشن، هغې دپاره موټر سائیکل، دهغوی دپاره څه ایکوائپمنټ چې څومره هم پکار وو، هغه سپرے مشین، هینډ پمپ مشین یا ټریکټر څومره هم په هغې باندې سپرے کیدلے شوه نو هغه مونږه لګیا یو او زه دا په دغه سره وایمه چې اللّٰه تعالیٰ چې کوم زمونږه تیر دربی فصل وو په هغې کښې ددې کے پی که میډم محترمه هغه د سپارکو نه نقشه راواخلی، نو په دې ټائم کښې زمونږه کے پی کے چې کوم دے نو هغه ددې نه تقریباً تقریباً هغه نقشه کښې به تا ته کهولاؤ ښکاری چې هغه زمونږ اثرات کم دی خو څنګه چې دوی د نیشنل پروګرام خبره او کړه په هغې کښې زمونږه شارټ ټرم، مډ ټرم او لانګ ټرم چونکه دا مسئله چې کوم ده دا واقعی ددوی ددې کوئسچن سره، ددې کال اټنشن سره زه اتفاق کوم چې فیډرل ګورنمنټ او جناب وزیر اعظم عمران خان صاحب پخپله باندې دا Deal کوی، نو

دې دپاره مونږ درې پلاننګ چې کوم دې هغه جوړ کړی دی دهغې دپاره 33 ارب روپئ اوس په پی ایس ډی پی کښې چې کوم دے هغه هغوی Arrange کړی دی او ان شاءالله په هغې کښې زمونږه په شارټ ټرم کښې به مونږه دهغوی د Locust چې کوم مقابله کوؤ، هغه به روانه وی ان شاءالله، کوؤ به او دهغې سره سره زمونږه ورلډ بینک او ورسره ایشئین بینک سره هم زمونږ خبرې روانې دی چې د ورلډ بینک چې کوم زمونږ دهغوی سره دغه روان دے دفیډرل ګورنمنټ خبرې روانې دی نو ان شاءالله هغه زمونږ د لانګ ټرم او ایشیئن بینک سره زمونږه د مډ ټرم دپاره، ولې چې دا څیز وسیع دے جناب سپیکر، زه ستاسو او ددې هاؤس د ټولو ممبرانو په دغه کښې راولم، په ذهن کښې راولم چې ددې یو سوام چې کوم دے یو جنډ، یو جماعت، یو ګروپ چې کله هم دا روان وی نو دا تقریباً څه چار کلومیټر، سات کلومیټر دهغې چوړائی ده او لمبائی ده او چوړائی چار کلومیټر دهغې دغه ده او تقریباً زما په خیال باندې چې کوم حساب مونږه لګولے دے او ماهرین ددې حساب کوی نو په هغې کښې دا کوم دا یوه چهته چې ده په دې کښې تقریباً په یو Square kilometer کښې One square kilometer کښې په هغې کښې تقریباً د سات کروړ نه واخله تر آٹھ کروړ، دس کروړ ټډی دل چې کوم دی هغه روان وی نو ددې نه تقریباً دو ارب ټډی دل چې کوم دې هغه مخې ته روان وی او هغه خپل سفر چې کوم دے هغه په سپیډ سره جاری ساتی نو چونکه د میډم په دغه کښې زه دا راولم چې ان شاءالله دې ته څنګه چې د کووډ 19 دپاره نیشنل ایمرجنسی ډیکلیئر ده، هم دغه شانتې په ایګریکلچر سائیډ باندې په ډیکښې، بلکه زه یو خبره ددوی په نوټس کښې، دهاؤس په نوټس کښې بله هم راولم چې دا چونکه انټر نیشنل مسئله ده په دیکښې زمونږ سره فارن سیکرټری ویډیو لنک میټنګ کښې هغه زمونږ سره هم کیبنټ او باقاعده کوم بارډرز نه چې د دې انټری کیږی، نو دهغوی په سفارتی سطح باندې دهغه ملکونو سره هم روابط شروع دی او هغه ټائم ټو ټائم هغه Deal کوی، نو ان شاءالله مونږه لګیا یو، فیډرل ګورنمنټ لګیا دے، صوبائی ګورنمنټ لګیا دے او نیشنل ایکشن پلان چې کوم دے هغه جاری دے، او د لانګ ټرم پالیسئ دپاره چې کوم دے هغه مونږه ددې دپاره کار کوؤ، یو

کوئسچن دویم پکښې ورکوټے شانتی زه ددې میډم په دغه کښې راولم چې چونکه د ایګریکلچر ډیپارټمنټ دا Priority ده چې پاکستان یو زرعی ملک دے ، زه ددوی کوئسچن سره اتفاق کوم او یو دوه دغه کښې زه جواب ورکوم چې واقعی چې کله مونږه په سکول کښې به وو او په پاکستان باندې به مضمون وو نو هغې کښې به ئې لیکل چې پاکستان یو زرعی ملک دے او د پاکستان نوم چې کوم دے دا اسلامی جمهوریه پاکستان دے ، او دویم لائن کښې به دا وو چې دا یو زرعی ملک دے ، خو زما خیال دے چې ایګریکلچر سائیډ چې کوم دے هغه تقریباً 73 سال نه هغه Ignore پاتې شوے دے او واقعی خبره ده چې زه ددوی د کال اټنشن، ددې کوئسچن سره اتفاق کوم چې ایګریکلچر سائیډ باندې چا کار نه دے کړے خو چې کله د پاکستان تحریک انصاف حکومت راغلے دے او دلته کښې جناب وزیراعظم عمران خان صاحب، نیشنل ایګریکلچر ایمرجنسی ڈیکلیئر کړے ده، نو ډیر زیات انتهائی کار د ایګریکلچر په سیکټر کښې په اے ډی پی، پی ایس ډی پی بک کښې که دا راواخلی په هغې کښې به دوی ته ملاؤ شی، په اے آئی بی کښې په درې ځایونو باندې په ایګریکلچر باندې کار روان دے او که چرې زه دې ټائم کښې ایوان ته جناب سپیکر صاحب زه ایوان ته دا اووایم چې که ایګریکلچر سیکټر کښې په دې صوبه کښې په ستر سال کښې چوالیس ارب روپئ لګیدلی دی، اوزمونږه په دې زمونږ چې کوم پانچ ساله ګورنمنټ دے راروان تهری ائیر دپاره ان شاءالله مونږه 95 ارب روپئ ان شاءالله ایګریکلچر سیکټر کښې لګوؤ، ډیره مننه مسټر سپیکر، مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، منسٹر صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ذرا یہ ایجنڈا میں تھوڑا ختم کرلوں۔ آئٹم نمبر 8 جی؟۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، میرا ایک بہت ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کریں پوائنٹ آف آرڈر، میں سب کو دوں گا، میں صرف آرڈر آف دی ڈے کمپلیٹ کرنا چاہتا ہوں۔

ہنگامی قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول، مجریہ 2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب سپیکر: Lying of the item No. 8، لاء منسٹر صاحب کریں گے، کون کرے گا؟
Ji, item No. 8: The Minister for Law, to please lay the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substance (Second Amendment) Ordinance, 2020. in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker Sir, I wish, on behalf of the honorable Chief Minister, to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substance (Second Amendment) Ordinance, 2020, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Item No. 9:

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا تولیدی صحت مجریہ 2020 کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Reproductive Healthcare Rights Bill, 2020, in the House. Health Minister, اچھا Syed Ahmad Hussain Shah Sahib, honourable Minister.

Syed Ahmad Hussain Shah (Special Assistant to Chief Minister for Social Welfare): On behalf of the honorable Chief Minister, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Reproductive Health Care Rights Bill, 2020, in the House

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

بچوں کے ساتھ زیادتی سے متعلق مجلس منتخبہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 10: The Minister for Law or member, Special Committee on Child abuse, to please move for extension in time to present report of the Committee, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker! On behalf of the Chairman, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of report of the Special Committee on Child Abuse, on joint resolution No. 534 moved by Ms. Asia Saleh Khattak, Ms. Shagufta Malik, Ms. Rehana Ismail, Ms. Asia Asad and Ms. Nighat Yasmeen Orakzai MPAs, may be extended till date and I may be allowed to present the report, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in time may be granted, to present report of the Committee, in the House? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it, the extension is granted.

بچوں کے ساتھ زیادتی سے متعلق مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law, to please move that Child Abuse Report of the Committee may be presented, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chairman, I beg to present the report of the Special Committee on Child Abuse, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

میں چاہوں گا کہ بعد میں اس پہ آپ تھوڑی سی بات بھی کریں Because it is very important, you know، رپورٹ جو کی ہے۔

بچوں کے ساتھ زیادتی سے متعلق مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12: Minister for Law is also the member of Special Committee on Child Abuse, to please move that the report of the Committee may be adopted.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the Chairman, I beg to move that the report of the Special Committee on Child Abuse may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Special Committee on Child Abuse may be adopted? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it, the report is adopted.

ہاں جی، نگہت اورکزئی صاحبہ، کریں جی بات۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک اہم موضوع پہ بات کرنا چاہتی ہوں جو کہ شاید یہاں پہ بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں کو ناگوار گزرے کہ میں نے آپ سے بھی بات کی ہے اور میں نے ڈپٹی سپیکر صاحب سے بھی بات کی ہے ایک قرارداد کے بارے میں کہ جو کہ سندھ سے بھی پاس ہو چکی ہے، جو کہ پنجاب سے بھی پاس ہوئی ہے اور یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کا روضہ مبارک جو مسمار کیا گیا تھا، یہ اس کے بارے میں ایک قرارداد تھی لیکن بار بار سلطان صاحب سے بات کرنے کے باوجود انہوں نے مجھے Allow نہیں کیا، تو ظاہر ہے جب ٹریژری بینچز کی طرف سے کوئی Allow نہیں کرے گا تو میں اس قرارداد کو پیش نہیں کر سکوں گی، میں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے کیونکہ میری ماں سیدزادی تھیں، میں گیلانی فیملی سے Belong کرتی ہوں اور رسول ﷺ کی تمام ان کی اولاد کے ہم پیروں کے خاک بھی نہیں ہیں، یہ میرے پاس کنڈی صاحب اور میرے دستخطوں کے ساتھ ایک قرارداد ہے لیکن چونکہ اس پہ سلطان صاحب جو لاء منسٹر ہیں، وہ اس پہ Agree نہیں ہیں، تو اس لئے میں اس قرارداد کی صرف اتنی بات کرنا چاہوں گی کہ یہ دو اسمبلیوں میں Unanimously پاس ہو چکی ہے، Unanimously جب پاس ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا وہ دو اسمبلیاں الگ ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی! آپ اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں، ہم دیکھ لیتے ہیں، آپ بھی دیکھ لیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں نہیں، میں نہیں جمع کرتی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس پہ لے آئیں، آپ سیکرٹریٹ میں جمع کر دیں، اب بھی میں چاہتا تھا کہ جو رپورٹ آج ہوئی ہے اس پہ بات ہو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، جیسے کہ میں نے بتا دیا ہے کہ میری اس پہ آپ سے، ڈپٹی سپیکر صاحب اور سلطان صاحب سے بھی بات ہوئی ہے صبح، آپ نے پہلے مجھے کہا ہے کہ آپ لے آئیں اور پھر اس کے بعد آپ کہتے ہیں کہ جی آپ جمع کرا دیں، مجھے جمع کرانے کی کیا ضرورت ہے کہ جب یہ آئے گی نہیں، جس طرح کہ پہلے قراردادیں پڑی ہوئی ہیں، ویسے جس طرح میں نے کہا کہ جس طرح میرے سوالات پڑے ہوئے ہیں، چھوڑ دیں، بس ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ سیکرٹریٹ میں جمع کر دیں تو پھر اس کو دیکھ لیتے ہیں، دیکھ لیں گے۔ جی، میاں نثار گل صاحب، آپ کر لیں۔ جی عائشہ بی بی، عائشہ بی بی کا مائیک کھولیں۔

<u>محترمہ عائشہ بانو:</u> جی، مائیک۔ جی بہت بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں، یہ جناب سپیکر صاحب، تقریباً کوئی تین چار مہینے پہلے بلکہ پانچ مہینے پہلے لوکل گورنمنٹ کا ایک پراجیکٹ تھا جس کو پی ڈی اے Execute کر رہی تھی، آٹھ کروڑ کا وہ پراجیکٹ تھا جس میں گرین بیلٹ کی 'اپ لفٹ' اور اس کی بیوٹیفیکیشن، اس کی Greenery کا پراجیکٹ تھا جناب سپیکر صاحب، اس میں ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ساری Correspondence

ہو چکی تھی، ان کے ساتھ Application، ان کو درخواست سب کچھ مل چکی تھی، ان کو Confidence میں لینے کے بعد تقریباً جب وہ کام دو کروڑ تقریباً 21 ملین تک جب وہ کام پہنچ گیا تو ان کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ایک دن آرڈر کرا کے وہ پوری کنسٹرکشن جتنی بھی ہوئی تھی، وہ سب کچھ گرا دیا، تو میں اس معزز ایوان کو اور میں آپ کی توجہ اس مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ اس کے خلاف بہت سیریس کارروائی کی جائے اور بڑا ہی اس کے اوپر نوٹس لیا جائے کہ کیوں Permission لینے کے بعد اور درخواست دینے کے باوجود بھی یہ جتنے بھی، ایک دیوار سی بنائی گئی تھی اور یہ تقریباً دو کروڑ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے، اس کو بھرا جائے اور ان کو دوبارہ یہ کر دیا جائے کہ وہ دوبارہ اس کو Construct کریں جی، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں جو بات کرنا چاہتا تھا، میں سمجھتا ہوں آج اس اسمبلی میں ایک تاریخی دن ہے کہ Child abuse کے اوپر جو Thirty days کا مینڈیٹ تھا، اس میں حکومتی نمائندے بھی تھے اور ہمارے اپوزیشن کے لوگ بھی تھے، جنہوں نے دن رات بہت کام کیا، میں Appreciate کرتا ہوں اور اس کے بعد انہوں نے یہ رپورٹ تیار کی، میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اس کی Implementation کو مانیٹر کرنا ہوگا تاکہ اس کی Implementation صحیح طور پر ہو سکے اور اس کے تین حصے تھے، ایک تو اس کے لئے قانون تھا، دوسرا اس کی Implementation تھی اور تیسرا Guidance اور Counciling اور اصل چیز قانون نہیں ہے، اس میں تو سزائیں ہیں، اصل چیز یہ ہے کہ اس جرم کو روکنا ہے اور روکنے کے لئے ہم نے اس میں بہت ساری تجاویز ڈالی ہوئی ہیں جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھے گا، تو وہ ہم چاہیں گے کہ ہر مہینے سیکرٹری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہمیں یہاں پہ رپورٹ پیش کیا کریں کہ یہ جو ہم نے پاس کیا ہے، اس کے اوپر کس حد تک Implementation ہو رہی ہے اور جو ہم نے کہا تھا کہ مسجد، مکتب اور یونین کونسل اور Grass root level تک اور پھر پوسٹرز، بینرز اور فلائیرز اور یہ ساری چیزیں کی جائیں تاکہ سزاؤں کا یہ خوف ہر شخص تک پہنچ جائے کہ میں اگر بچوں کے ساتھ زیادتی کا مرتکب ہوا تو مجھے اس کی میری یہ سزا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی حد تک یہ جو جرم ہے قبیح ترین جرم، جس سے نفرت کے اظہار کے لئے اس اسمبلی نے کھڑے ہو کے اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا اور اس کے بعد پھر وزیر اعلیٰ نے بھی اس میں انتہائی گہری دلچسپی لی، یہ قانون جلدی بن جاتا۔ رپورٹ تو اپنے وقت پہ تیار ہو گئی تھی لیکن چونکہ کورونا کی وجہ سے اجلاس نہیں ہو پا رہے تھے، اس لئے پھر یہ بجٹ آ گیا اور بجٹ کے بعد ہم

نے جو اجلاس کو Prorogue نہیں ہونے دیا اسی رپورٹ اور کچھ دوسری چیزیں تھیں لیکن سب سے Important تو یہی رپورٹ تھی اور اس میں میں گزارش کروں گا تمام ایوان سے کہ آپ اپنے اپنے علاقوں میں اس کی صحیح Implementation کے اوپر آپ بھی نگاہ رکھیں اور پھر یہاں آ کے بات کریں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ اس کے اوپر صحیح طور پر کام نہیں کر رہا، جی عنایت اللہ صاحب، اچھا پہلے انہوں نے ٹائم لیا ہوا ہے، اس کے بعد میاں نثار گل صاحب نے ٹائم مانگا تھا، پہلے ان کو دے دیتے ہیں اس کے بعد پھر آپ کر لیں، پہلے میاں نثار گل صاحب نے ٹائم مانگا تھا، جی میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جو مسئلہ میں اس ایوان میں اٹھانا چاہتا ہوں، اس میں مجھے آپ کی بھی مدد چاہیئے اور لاء منسٹر کی بھی مدد چاہیئے، وہ یہ کہ آپ کو پتہ ہے کہ پورے ملک میں بجلی وولٹیج کا مسئلہ ہے، لوڈ شیڈنگ کا بھی مسئلہ ہے لیکن ہمارے ضلع کرک میں بد قسمتی یہ ہے کہ ایک گریڈ ہے جس کو ثمن آباد گریڈ کہا جاتا ہے، تقریباً پندرہ سال سے اس میں مسائل تھے، بڑی مشکلوں سے وہ مسائل حل ہوئے ہیں، گریڈ کو بجلی پہنچ گئی ہے، کرنٹ پہنچ گیا ہے لیکن ابھی مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پورے ڈسٹرکٹ کے تمام ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں کیونکہ جو وولٹیج ہے وہ سوا ایک سو بیس، ایک سو چالیس ہے، پانی کا بہت مسئلہ ہے، اب واپڈا ایک کنسٹرکشن ڈیپارٹمنٹ ہے، ایک آپریشنل ڈیپارٹمنٹ ہے، آپریشنل ڈیپارٹمنٹ کنسٹرکشن کو لے کے آئے کہ آپ لوگوں نے فیڈر میں یہ غلطیاں کی ہیں، یہ غلطیاں کی ہیں، یہ غلطیاں کی ہیں اور یہ لیٹر بازی ہو رہی ہے، ہم نے چھ مہینوں سے متعلقہ کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور واپڈا والوں کے ساتھ مذاکرات کئے لیکن ہمیں کوئی بھی کامیابی حاصل نہ ہو سکی، ہم احتجاج بھی نہیں کرنا چاہتے کیونکہ جب احتجاج کرتے ہیں تو سلطان خان کا فون آتا ہے تو پھر ہم دس دن کے بعد حکومت کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، ہم واپڈا کے پاس جاتے ہیں وہ بھی نہیں سنتے، جناب سپیکر، ادھر بات کی تو کہتے ہیں کہ فیڈرل معاملہ ہے لیکن کم از کم میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں گریڈ چالو کر دیں، دو گریڈ ہیں، ایک سراج بابا اور ایک ثمن آباد، کرک میں سرجی آٹھ لاکھ آبادی ہے، تقریباً چالیس سال سے ایک گریڈ بنا ہوا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور گریڈ نہیں ہے، اگر ایک گریڈ چالو ہو جائے تو کم از کم ہمارا وولٹیج کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور ہمارے ٹیوب ویلز چلیں گے۔ میں سپیشل آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس میں ہماری مدد کریں تاکہ جو بھی مسئلہ ہو وہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: آپ میرے ساتھ بیٹھیں، ہم اس کو ڈسکس کرتے ہیں ان شاء اللہ، کنسرنڈ جگہ بات کرتے ہیں۔

میاں نثار گل: جی؟

جناب سپیکر: میرے چیمبر میں آئیں تو بات کر کے، آگے بات کرتے ہیں، ان شاء اللہ اس کا جو بھی Solution ہے نکالتے ہیں۔ Mir Kalam Sahib, you are ready? ریزولیوشن، میر کلام صاحب نے قرارداد پیش کرنی تھی، تیار کی ہے آپ نے؟

جناب میر کلام: نہیں تیار کی ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب میر کلام: نہیں تیار کی ہے ابھی تک تو۔

جناب سپیکر: تو پھر کل تیار کر لیں، پھر کل پیش کر لیں، ٹھیک ہے۔

جناب میر کلام: کل کر لوں گا۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میری Constituency کے اندر ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے، ہائر ایجوکیشن منسٹر اور ایڈوائزر جو ہیں اس کی توجہ آپ کی وساطت سے چاہوں گا اور ایک تجویز ہے، ہمارے رولز آف بزنس کے حوالے سے ایک تجویز ہے، ایک تو میں رولز آف بزنس کے حوالے سے بات کروں گا، جو تجویز ہے، سلطان خان کی توجہ اس پہ چاہوں گا کہ یہ جو پوائنٹس آف آرڈر ہوتے ہیں اس کے حوالے سے ہمارے ہاں ایک کنفیوژن موجود ہے کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پہ رولز آف بزنس کے اندر ایک جگہ لکھا ہوا ہے کہ آپ رولز کی Violation پہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا سکتے ہیں لیکن ایک دوسری جگہ میں نے دیکھا ہے کہ A member can stand up on any issue اور کسی بھی وقت اٹھ کے بات کر سکتا ہے لیکن Clarity نہیں ہے، سچی بات یہ ہے کہ یہ جو ڈیبیٹ اسمبلی کے اندر ہوئی ہے، اسمبلی سے باہر ہماری اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے جو جاننے والے لوگ ہیں جو اس رولز آف بزنس کو جانتے ہیں، اس پہ نہیں ہوئی ہے، میری تجویز یہ ہے کہ یہ آپ کے لئے بھی آسانی ہوگی، اس ہاؤس کے لئے بھی آسانی ہوگی کہ سینیٹ کے اندر بھی یہ 'زیرو آور' ہے، میرا خیال ہے نیشنل اسمبلی کے اندر بھی 'زیرو آور' ہے تو اگر رولز کے اندر امنڈمنٹ کر کے وہ زیرو آور Create کیا جائے، میں نے سنا تھا کہ آپ ایک پیکیج لا رہے ہیں

لیکن وہ پیکیج ابھی تک نہیں آسکا ہے، یہ ویسے بڑاImportant ہے کہ زیرو آور جوCreate کریں گے تو ممبران کے لئے بھی آسانی ہوگی اور آپ کو بھی آسانی ہوگی، یہ ایک تجویز ہے اس پر یہ ریسپانڈ کریں اور جو منسٹر صاحب ہیں، اس کے لئے جو بات کہنا چاہتا ہوںAdvisor on higher education کہ ہمارے ہاں شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی ہے، اس کو شرینگل یونیورسٹی بھی کہتے ہیں، شہید بے نظیر یونیورسٹی بھی کہتے ہیں، اس یونیورسٹی کے اندر فارمیسی کے جو سٹوڈنٹس ہیں، فارمیسی ڈیپارٹمنٹ نو سال سےEstablished ہے، لوگ فارغ ہو چکے ہیں اور ان کی ڈگریاںRecognizedاس لئے نہیں ہیں کہ فارمیسی کونسل کے ساتھ ان کیAffiliation نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں عنایت صاحب، یہ ایک نئی چیز ہے، آپ اس کو سیکرٹریٹ میں بھیجیں تاکہ ہم کنسرنڈ منسٹر کو بھیج سکیں تاکہ وہ تیاری کر کے آئیں اور پھر آپ کو جواب دیں۔

جناب عنایت اللہ: میرا خیال ہے میں تھوڑی سی ایشورنس چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا جواب ہم پھر لے لیتے ہیں لیکن منسٹر بھی تیار ہو کر آنے چاہیئے، ایک نئی چیز اب آپ نے پوچھی ہے۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے، اس کو میں بعد میں کرلوں گا۔

جناب سپیکر: یہ ضروری نہیں ہے کہ منسٹر کو پتہ ہوگا۔

جناب عنایت اللہ: لیکن منسٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: تاکہ اس کو وہInvestigate کریں پھر وہ ہاؤس میں آجائیں۔

جناب عنایت اللہ: میں دوبارہ اس کوRaise کروں گا، یہ اس کے علم میں ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ دوسری جو بات آپ نے کی، یہ زیرو آور والی، یہ کمیٹی کے Under considerationہے، یہ ان شاء اللہ ہو جائے گا۔

The sitting is adjourned till 03:00 p.m. tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 7 جولائی 2020ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)